

# کتابِ دانیال - نمبر پچھتر

پیغمبرانہ مماثلتیں: اشعیا کے پیغام سے عصر حاضر کے مکاشفات تک

Jeff Pippenger

2024-02-08

جب یسعیاہ پینسٹھ برسوں کی نمائندگی کرنے والا پیغام (باب سات، آیت آٹھ) یروشلم کے بدکار حاکم کے سامنے پیش کرتا ہے، تو وہ یہ 742 قبل مسیح میں، "دھوبی کے کھیت" اور "بالائی حوض کے پانی کے نالے کے آخری سرے" کے پاس کرتا ہے۔ 742 قبل مسیح 1863 کی نمائندگی کرتا ہے، کیونکہ یسوع ہمیشہ انجام کو آغاز سے واضح کرتا ہے۔ مزید یہ کہ 1863 کی بغاوت متحدہ ریاستہائے امریکہ میں اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتی ہے، کیونکہ یسوع ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اس کے آغاز سے واضح کرتا ہے۔ 1863 قانونی طور پر رجسٹرڈ لاودکیائی ایڈونٹسٹ کلیسیا کی ابتدا تھی، اور وہ کلیسیا اتوار کے قانون کے "بڑے زلزلے" کے وقت ویران چھوڑ دی جاتی ہے۔ وہ کارپوریشن جو قانونی طور پر ریاست کے زیرِ حکمرانی ہے (نہ کہ اس کے برعکس کہ کلیسیا ریاست کو کنٹرول کرے)، اس وقت جب یہی حکومت ساتویں دن عبادت کو قانونی طور پر ممنوع قرار دے رہی ہو، کس طرح ساتویں دن کے سبت کو قائم رکھ سکتی ہے؟

خدمتِ مسیح کی ابتدا اور انتہا پر اُس نے بیکل کو پاک کیا۔ بیکل کی پہلی تطہیر میں مسیح نے یہ ظاہر کیا کہ پیشواؤں نے "اس کے باپ کے گھر" کو ڈاکوؤں کی کھوہ بنا دیا تھا، لیکن بیکل کی آخری تطہیر میں اُس نے ظاہر کیا کہ "ان کا گھر" ان کے لیے ویران چھوڑ دیا گیا ہے۔ قدیم اسرائیل، جدید اسرائیل کا نمونہ ہے۔ ایڈونٹ ازم کے آغاز میں اُس نے ملرائیٹ بیکل کی بنیاد رکھی اور اسے پاک کیا، لیکن آخری تطہیر میں، یعنی ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تطہیر میں، لوڈیکیائی ایڈونٹ ازم اُس کے منہ سے اگل دیا جاتا ہے، اور پھر "ان کا گھر" ویران چھوڑ دیا جاتا ہے۔

یسعیاہ بادشاہ آجاز کا سامنا کرتے وقت دھوبی کے کھیت کے پاس ہوتا ہے۔ دھوبی کا کھیت اُس تطہیر کی نمائندگی کرتا ہے جو عہد کا رسول انجام دیتا ہے، جو اچانک اپنے بیکل میں آتا ہے اور گویا دھوبی کے صابن سے لاوی کے بیٹوں کو پاک کرتا ہے۔ یہ تطہیر ایڈونٹسٹ تحریک کے آغاز میں انجام دی گئی تھی، اور آخر میں دوبارہ انجام دی جاتی ہے۔

دیکھو، میں اپنا قاصد بھیجوں گا، اور وہ میرے آگے راہ تیار کرے گا؛ اور خداوند، جس کے تم طالب ہو، ناگہاں اپنے بیکل میں آئے گا، یعنی عہد کا وہ قاصد جس سے تم خوش ہو؛ دیکھو، وہ آئے گا، ربّ الافواج فرماتا ہے۔ لیکن اُس کے آنے کے دن کی تاب کون لا سکتا ہے؟ اور جب وہ ظاہر ہو تو کون قائم رہ سکتا ہے؟ کیونکہ وہ سنار کی آگ کی مانند اور دھوبی کے صابن کی مانند ہے؛ اور وہ چاندی کو تانے اور پاک کرنے والے کی طرح بیٹھے گا؛ اور وہ لاوی کے بیٹوں کو پاک کرے گا، اور انہیں سونے اور چاندی کی مانند خالص کرے گا، تاکہ وہ خداوند کے حضور راست بازی کے ساتھ ہدیہ گزرائیں۔ تب یہوداہ اور یروشلم کا ہدیہ خداوند کو پسند آئے گا، جیسے قدیم ایام میں اور گزشتہ برسوں میں آتا تھا۔ ملاکی 1:3-4۔

اشعیاہ آجاز سے اپنے بیٹے کی علامت کے ساتھ ملتا ہے، جس کا نام اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ آخری دنوں میں "ایک بقیہ واپس لوٹے گا"۔ بقیہ وہ ہیں جو "واپس لوٹتے" ہیں۔ اشعیاہ بیکل کی تطہیر کی تاریخ کے دوران شریب بادشاہ آجاز سے ملتا ہے، جو ملرائٹ تاریخ میں 1844 میں شروع ہوئی اور 1863 میں نافرمانی کے سبب انجام کو پہنچی۔ آخری دنوں میں یہ تطہیر ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی تاریخ ہے۔ اگر ملرائیٹوں نے 1844 کے بعد کھل کر ظاہر ہونے والی الہی تدبیر کی پیروی کی ہوتی تو وہ یہ کام مکمل کر لیتے۔

اگر ایڈونٹسٹوں نے 1844 کی عظیم مایوسی کے بعد اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہتے اور خدا کی کھلتی ہوئی مشیت میں متحد ہو کر آگے بڑھتے، تیسرے فرشتے کے پیغام کو قبول کرتے اور روح القدس کی قدرت سے اسے دنیا بھر میں منادی کرتے، تو وہ خدا کی نجات دیکھتے؛ خداوند ان کی کاوشوں کے ساتھ بڑی قدرت سے کارفرما ہوتا؛ کام پایہ تکمیل کو پہنچ جاتا، اور مسیح اب تک اپنے لوگوں کو ان کے اجر کے لیے لینے آچکے ہوتے۔ لیکن مایوسی کے بعد آنے والے شک اور بے یقینی کے دور میں بہت سے ظہور مسیح کے ماننے والے اپنے ایمان سے دستبردار ہو گئے۔ ... یوں کام میں رکاوٹ پڑی اور دنیا تاریکی میں چھوڑ دی گئی۔ اگر پوری ایڈونٹسٹ جماعت خدا کے احکام اور یسوع کے ایمان پر متحد ہو جاتی، تو ہماری تاریخ کس قدر مختلف ہوتی! ایونجیلزم، 695۔

"خدا کی کھلتی ہوئی تدبیر میں متحد ہو کر آگے بڑھتے رہنے" میں ناکامی نے انہیں 1856 تک ایک لاودیکیائی حالت میں ڈال دیا، اور 1863 میں اس کے نتیجے میں ہونے والی بغاوت بیابان میں بھٹکنے کے اس دور کے آغاز کی علامت بنی جس کی تمثیل قدیم اسرائیل میں اس وقت پیش ہو چکی تھی جب وہ اپنی دسویں اور آخری آزمائش میں ناکام ہوئے، اور پھر آئندہ چالیس برسوں کے دوران بیابان ہی میں مر جانے کے لیے ٹھہرا دیے گئے۔

یسعیاہ کا بیٹا یہ وعدہ دیتا ہے کہ آخری ایام میں ہیکل کی آخری تطہیر کے وقت "ایک بقیہ لوٹ آئے گا۔" ان کی اس "واپسی" کو یرمیاہ نے واضح کیا، جس سے وعدہ کیا گیا تھا کہ اگر وہ "لوٹ آئے" تو وہ خدا کا پہرے دار بن جائے گا۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار وہ لوگ ہیں جو ایک مایوسی سے لوٹ آئے ہیں۔

جو ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں، انہوں نے مایوسی کا سامنا کیا اور اپنے خداوند کا انتظار کیا ہے۔ میلرائٹ تاریخ میں ان کی نمائندگی دانا کنواریوں سے کی گئی ہے، اور ابتدا اور انتہا کی دونوں تاریخوں میں، نصف شب کی پکار کے وقت روح القدس کے افاضے کے دوران، دو لائیں ایک قوم کی صورت میں یکجا کی جاتی ہیں۔

شریر بادشاہ آحاز یہوداہ کی اُس قیادت کی نمائندگی کرتا ہے جس نے پیغام تو سن لیا ہوگا مگر اشعیا کی طرف سے پیش کیا گیا پیغام رد کر دے گی، اور ایسا کرتے ہوئے وہ "ٹھوکر کھائیں گے، گر جائیں گے، ٹوٹ جائیں گے، پھنس جائیں گے، اور پکڑے جائیں گے۔" وہ وہی ہیں جو "ان لوگوں کی طرف رجوع کرتے ہیں جن کا ارواح سے رابطہ ہوتا ہے، اور ان جادوگروں کی طرف جو پھس پھساتے اور بڑبڑاتے ہیں،" جو اُس روح پرستی کے تجربے کی نمائندگی کرتا ہے جس کے آگے وہ جھک جاتے ہیں جب وہ تھسلنیکوں کی دوسری کتاب والی "قوی گمراہی" کو قبول کرتے ہیں۔ 742 قبل مسیح میں اشعیا کے پیغام کو آحاز کا رد کرنا 1863 کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، جب ملر کے پیغام کو رد کر دیا گیا۔ اشعیا ملر کی نمائندگی کرتا ہے، اور اشعیا اور ملر دونوں کا پیغام "سات وقت" پر مبنی تھا، جس کا سہارا اشعیا باب سات، آیت آٹھ میں ملتا ہے۔ ملر کا بیٹا (اشعیا کا بیٹا) اُس الیاس کی تحریک کی نمائندگی کرتا ہے جو آخری دنوں میں آتی ہے۔

آحاز کے انکار کے خلاف جو فرمان جاری ہوا، اس میں شمال کے بادشاہ کے ہاتھوں مغلوب ہونے کی پیش گوئی بھی شامل تھی، جو آخری ایام میں جدید روم کے سہ گانہ اتحاد سے مراد ہے، جس پر پاپائیت کی حکمرانی ہے۔

اور خداوند نے مجھ سے پھر فرمایا: چونکہ اس قوم نے شیلوح کے آہستہ بہنے والے پانیوں کو رد کیا ہے اور رضین اور رملیاہ کے بیٹے میں خوشی مناتی ہے؛ اس لیے اب دیکھو، خداوند ان پر دریا کے زور آور اور کثیر پانی چڑھا دے گا، یعنی آشور کا بادشاہ اور اس کی ساری شان و شوکت؛ اور وہ اپنی سب شاخوں پر چڑھ آئے گا اور اپنے سب کناروں سے باہر نکل جائے گا؛ اور وہ یہوداہ کے اندر سے گزرے گا؛ وہ طغیانی کرے گا اور آگے بڑھے گا، یہاں تک کہ گردن تک پہنچ جائے گا؛ اور اس کے پروں کا پھیلاؤ، اے عمانوایل، تیرے ملک کی چوڑائی کو بھر دے گا۔ اشعیاہ 8:5-8۔

اشعیاہ نے بدکار بادشاہ احاز سے بالائی حوض کی آب رسانی کی نہر کے آخری سرے پر ملاقات کی، اور اگرچہ بائبل کے مورخین اور ماہرین آثارِ قدیمہ کے درمیان اس بات پر غیر یقینی پائی جاتی ہے کہ آیا یہ بالائی حوض وہی تھا جسے مسیح کے زمانے میں سیلوام کہا جاتا تھا یا نہیں، تاہم اشعیاہ کی نبوت کا سیاق پر شک کو دور کر دیتا ہے، کیونکہ اشعیاہ بیان کرتا ہے کہ شمال کا بادشاہ احاز پر چڑھائی کرے گا، اس لیے کہ اس نے شیلوح کے اُن پانیوں کو جو آہستگی سے بہتے ہیں ٹھکرا دیا تھا۔ "شیلوح" عہدِ عتیق میں وہی نام ہے جو عہدِ جدید میں "سیلوام" ہے۔

یہ حوض سلوام ہی تھا جہاں یسوع نے ایک اندھے آدمی کو شفا دی تھی، اور بدکار بادشاہ احاز لاودکیہ کی نابینا قیادت کی نمائندگی کرتا ہے جو 1863 میں بھی اور عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کے وقت بھی شفا پانے سے انکار کرتی ہے۔ 'شیلوح' اور 'سلوام' دونوں کا مطلب 'بھیجا ہوا' ہے، اور ایک پیغام باپ کی طرف سے بیٹے کو بھیجا گیا، جس نے اسے جبرائیل اور مقدس فرشتوں کو دیا تاکہ وہ اسے یسعیاہ تک پہنچائیں، اور یسعیاہ نے وہ پیغام، جو آسمان سے 'بھیجا' گیا تھا، ایک نابینا لاودکیہ کے رہنما تک پہنچایا۔

بالائی حوض کی نالی، جہاں یسعیاہ نے پیغام پیش کیا، اُس مقام کی نمائندگی کرتی ہے جہاں روح القدس کی بارش خدا کے لوگوں تک پہنچائی جاتی ہے، جیسے کہ اس کی نمائندگی زکریاہ کی رویا کی سنہری نلکیوں یا یعقوب کے خواب کی سیڑھی سے بھی ہوتی ہے۔

جو کچھ خدا نے ہمارے لیے تیار کیا ہے، اس کی نمائندگی زکریا کی کتاب کے ابواب 3 اور 4، اور 14:4-12 میں کی گئی ہے: "اور میں نے پھر جواب دیا اور اس سے کہا، یہ دو زیتون کی شاخیں کیا ہیں جو دو سنہری نلیوں کے ذریعے اپنے اندر سے سنہرا تیل انڈیلتی ہیں؟ اور اس نے مجھے جواب دیا اور کہا، کیا تو نہیں جانتا کہ یہ کیا ہیں؟ میں نے کہا، نہیں، اے میرے آقا۔ تب اس نے کہا، یہ دونوں ممسوح ہیں جو ساری زمین کے خداوند کے حضور کھڑے رہتے ہیں۔"

خداوند وسائل و اسباب سے لبریز ہے۔ اس کے ہاں کسی سہولت کی کمی نہیں۔ ہماری کم ایمانی، ہماری دنیا پرستی، ہماری کھوکھلی باتیں، اور ہماری گفتگو میں ظاہر ہونے والی اعتقادی ہی وہ سبب ہے کہ ہمارے گرد تاریک سائے جمع ہو جاتے ہیں۔ مسیح نہ تو قول میں اور نہ کردار میں اس طور پر آشکار ہوتا ہے کہ وہ بالکل دلاویز اور دس ہزار میں سب سے اعلیٰ ہے۔ جب جان باطل پر اترنے پر راضی ہو جاتی ہے تو روح خداوند اس کے لیے بہت کم کر سکتی ہے۔ ہماری کوتاہ بین نظر سایہ تو دیکھتی ہے مگر اس کے پار کے جلال کو نہیں دیکھ پاتی۔ فرشتے چاروں ہواؤں کو تھامے ہوئے ہیں، جن کی تصویر ایک غضبناک گھوڑے کی طرح پیش کی گئی ہے جو بندھن توڑ کر تمام روئے زمین پر چھپٹنے کوئے تاب ہے، اور اپنے راستے میں تباہی اور موت لیے ہوئے ہے۔

کیا ہم ابدی جہان کے بالکل دہانے پر سو جائیں؟ کیا ہم سست، سرد اور مردہ ہو جائیں؟ اے کاش کہ ہماری کلیسیاؤں میں خدا کی روح اور اس کی سانس اس کی قوم میں پھونکی جائے تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور زندہ ہو جائیں۔ ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ راستہ تنگ ہے، اور دروازہ بھی تنگ ہے۔ لیکن جب ہم تنگ دروازے سے گزرتے ہیں، تو اس کی وسعت کی کوئی حد نہیں۔ مخطوطات کی اشاعتیں، جلد 20، 216، 217۔

'سنہری تیل' خدا کی روح کے وہ پیغامات ہیں جو بالائی حوض سے اس ذریعے، یعنی دو سنہری نلکیوں کے توسط سے نازل ہوتے ہیں — اور یہ دو نلکیاں وہی دو گواہ ہیں: بائبل اور روح نبوت، یا عہدِ قدیم اور عہدِ جدید، یا شریعت اور انبیا، یا موسیٰ اور ایلیاہ۔

"وہ ممسوح جو تمام زمین کے خداوند کے حضور کھڑے ہیں، اُس مقام پر فائز ہیں جو کبھی شیطان کو بطور سایہ افگن کر وہی عطا کیا گیا تھا۔ اپنے تخت کے گرداگرد موجود مقدس ہستیوں کے ذریعے خداوند زمین کے باشندوں کے ساتھ مسلسل رابطہ قائم رکھتا ہے۔ سنہرا تیل اُس فضل کی

نمائندگی کرتا ہے جس کے ذریعہ خدا ایمانداروں کے چراغوں کو مسلسل مہیا رکھتا ہے، تاکہ وہ نہ جھلملا کر بجھ جائیں۔ اگر یہ مقدس تیل خدا کی روح کے پیغامات میں آسمان سے نہ اُنڈیلا جاتا، تو بدی کی قوتوں کو انسانوں پر کامل اختیار حاصل ہو جاتا۔“

”جب ہم اُن پیغامات کو قبول نہیں کرتے جو خدا ہمیں بھیجتا ہے، تو خدا کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ یوں ہم اُس سنہری تیل کو رد کر دیتے ہیں جسے وہ ہماری جانوں میں اُن لوگوں تک پہنچانے کے لیے اُنڈیلنا چاہتا ہے جو تاریکی میں ہیں۔ جب یہ صدا بلند ہوگی، دیکھو، دولہا آتا ہے؛ اُس کے استقبال کے لیے نکلو، تو وہ لوگ جنہوں نے مقدس تیل کو قبول نہیں کیا، جنہوں نے اپنے دلوں میں مسیح کے فضل کو عزیز نہیں رکھا، نادان کنواریوں کی مانند پائیں گے کہ وہ اپنے خداوند سے ملنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اُن میں خود اپنے اندر یہ قدرت نہیں کہ وہ تیل حاصل کر سکیں، اور اُن کی زندگیاں تباہ ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر خدا کے روح القدس کی درخواست کی جائے، اگر ہم موسیٰ کی مانند التجا کریں، مجھے اپنا جلال دکھا، تو خدا کی محبت ہمارے دلوں میں اُنڈیل دی جائے گی۔ سنہری نالیوں کے وسیلے سے، وہ سنہری تیل ہمیں پہنچایا جائے گا۔ نہ لشکر سے، نہ زور سے، بلکہ میری روح سے، رب الافواج فرماتا ہے۔“ راستبازی کے آفتاب کی درخشاں شعاعوں کو قبول کرنے کے ذریعے، خدا کے فرزند دنیا میں چراغوں کی مانند چمکتے ہیں۔“ ریویو اینڈ پیرلڈ، 20 جولائی، 1897۔

جس پیغام کو آواز رد کر رہا تھا، وہ آدھی رات کی پکار کا پیغام تھا، جو مسیح کی دوسری آمد پر منتج ہو جاتا، اگر لاودکیہ کی قیادت نے لاودکیہ کے لیے وہ پیغام قبول کر لیا ہوتا جو 1856 میں اُنہیں ”بھیجا“ گیا تھا۔ وہ پیغام پھر بلند پکار کی صورت اختیار کر لیتا، اور خدا کے لوگ کام مکمل کر کے امن میں ہوتے۔ مگر اس کے بجائے وہ اس قے کی طرف لوٹ گئے جس سے اُنہیں چھڑایا گیا تھا۔

اشعیاء اور آواز کو اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ گویا وہ کھیتِ قصار کی تطہیر کے عمل میں ہیں، جو ملاکی باب تین میں عہد کے فرشتہ کے ذریعے مکمل ہوتا ہے۔ وہ علامتی طور پر وہاں واقع ہیں جہاں زکریا کی رویا میں ”روغن“ (ایک پیغام) اُنڈیلا جا رہا ہے، اور آخری دنوں میں اشعیاء کا آواز کے نام پیغام اسلام کا وہ پیغام ہے جو تیسری وائے سے متعلق ہے؛ یہ سات گرجوں کی پوشیدہ تاریخ کا پیغام ہے؛ یہ وہ پیغام ہے کہ اٹھواں سات میں سے ہے؛ یہ انگورستان کا پیغام ہے؛ یہ ”سچائی“ کا پیغام ہے، جو سب یسوع مسیح کے مکاشفہ کے عناصر ہیں، اور جو آخری دنوں میں اُس تطہیر کو پیدا کرتا ہے جس کی نمائندگی کھیتِ قصار سے ہوتی ہے۔

یہ تھا اور بے بھی ”سات وقتوں“ کا پیغام، جو ملر کے سنگ بنیاد سے سر زاویہ تک منتقل ہوتا ہے، کیونکہ وہ پہلی سچائی تھی اور لہذا لازم ہے کہ وہ آخری سچائی بھی ہو۔ 1863 نے اُس تطہیری عمل کے اختتام کو نشان زد کیا جو 22 اکتوبر 1844 کو تیسرے فرشتے کی آمد سے شروع ہوا تھا، اور بالآخر 1856 میں ”سات وقتوں“ کے نور تک پہنچا۔ 1844 میں دو ہزار تین سو برس کے نور نے ایک آغاز کو نشان زد کیا جس نے اُس انجام تک رہنمائی کی جسے دو ہزار پانچ سو بیس برس نے نشان زد کیا۔ تاہم، آغاز اور انجام دونوں میں لاودیکیائی اندھاپن ان دونوں رُوپا کے باہمی ربط کو دیکھنے سے انکار کرتا ہے۔ 1863 اس تطہیری عمل کے اختتام کی نمائندگی کرتا ہے جو ہمیشہ اُس وقت وقوع پذیر ہوتا ہے جب کسی پیغام کی مہر کھولی جاتی ہے، اور تیسرے فرشتے کے پیغام کی مہر 22 اکتوبر 1844 کو کھولی گئی تھی۔

1844 میں جس تیسرے فرشتے کی روشنی کی مہر کھولی گئی تھی، وہ کوئی منفرد روشنی نہ تھی؛ یہ وہی تھی جیسے سسٹر وائٹ ”تیسرے فرشتے کی آگے بڑھتی روشنی“ کہتی ہیں۔ تیسرے فرشتے کی یہ آگے بڑھتی روشنی 1844 میں شروع ہوئی اور مہلت ختم ہونے تک آگے بڑھتی رہتی ہے، مگر جب یہ پہلی بار آئی اور جب یہ آخر کار ختم ہوگی تو تیسرے فرشتے کی ایک مخصوص آزمائشی مدت ہوتی ہے۔ یہ آزمائشی مدتیں، ابتدا اور اختتام پر، ایک ایسے آزمائشی عمل کی بھی نمائندگی کرتی ہیں جیسے دانیال نے ”علم میں اضافہ“ کہا ہے؛ اور یہی ”علم میں اضافہ“ تیسرے فرشتے کی آگے بڑھتی

روشنی بھی ہے۔

ابتدا میں آزمائش کا عمل 1844 میں شروع ہوا، اور بڑھتی ہوئی روشنی علم میں اضافہ کرتی رہی یہاں تک کہ 1856 میں اس کا اختتام ہوا۔ آزمائش کے دور کی ابتدائی روشنی اور اختتامی روشنی دانیال کے باب آٹھ کی دو رؤیا ہیں، آیات تیرہ اور چودہ، جو ایڈونٹ ازم کی بنیاد اور مرکزی ستون کی نمائندگی کرتی ہیں۔

پہلے فرشتے کا آزمائشی دور 11 اگست 1840 کو شروع ہوا اور 19 اپریل 1844 کی پہلی مایوسی پر ختم ہوا۔ پھر دوسرے فرشتے کا آزمائشی دور شروع ہوا، جو 22 اکتوبر 1844 تک جاری رہا۔ اس موقع پر تیسرا فرشتہ آیا اور تیسرے فرشتے کا آزمائشی دور جاری رہا یہاں تک کہ 1863 میں لاوڈیکپائی ایڈونٹزم نے تیسرے فرشتے کی روشنی کو رد کر دیا۔

ملرائٹ ایڈونٹزم کے لیے تیسرے فرشتے کی آزمائشی مدت کا ایک آغاز تھا اور ایک انجام، اور آغاز و انجام ضرور ایک ہی چیز کی نمائندگی کرتے ہیں، کیونکہ یسوع ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اُس کے آغاز کے ساتھ واضح کرتا ہے۔ تیسرے فرشتے کی آگے بڑھتی ہوئی روشنی کا آغاز دانی ایل کے باب آٹھ کی آیت چودہ میں ظہور کی روشنی ("mareh" رؤیا) تھا۔ تیسرے فرشتے کی آگے بڑھتی ہوئی روشنی کا انجام دانی ایل کے باب آٹھ کی آیت تیرہ میں مقدس مقام اور لشکر کی پائمالی کی روشنی ("chazon" رؤیا) تھا۔ یہ دونوں رؤیا نبوی طور پر آپس میں گتھی ہوئی ہیں۔

پھر تو ساتویں مہینے کے دسویں دن یوبیل کے نرسنگے کو بجوائے گا؛ کفارے کے دن تم اپنے سارے ملک میں نرسنگا بجواؤ گے۔ لاویوں 25:9

یوم کفارہ، جو 22 اکتوبر 1844 تھا، اس دن جو صور پھونکا جانا تھا وہ یوبیل کا صور تھا، جو سات برسوں کے مقدس دور کی نمائندگی کرتا ہے، جو ملا کر پچیس سو بیس دن بنتے ہیں۔ خداوند کا ارادہ تھا کہ قدیم اسرائیل کو سیدھا ارض موعود میں لے جائے، لیکن ان کی بغاوت نے ایسا ہونے نہ دیا۔ خداوند کا ارادہ تھا کہ جدید اسرائیل کو بھی سیدھا ارض موعود میں لے جائے، لیکن بغاوت نے ایسا ہونے نہ دیا۔ اگر جدید اسرائیل تیسرے فرشتے کی بڑھتی ہوئی روشنی کا مطیع ہوتا، تو وہ دنیا کو خبردار کر دیتے اور خداوند سو سے زیادہ برس پہلے لوٹ آیا ہوتا۔

ایسا ہونے کے لیے ضرورت تھی کہ خداوند ملرائٹس کے درمیان ایک تبدیلی برپا کرتا، اور اس تبدیلی کو کلام مقدس میں خدا کے بھید کے طور پر پہچانا گیا ہے۔ اگر ایڈونٹ ازم نے تیسرے فرشتے کی بڑھتی ہوئی روشنی کی پیروی کی ہوتی، تو یوبیل کا نرسنگا آخر تک بچتا رہتا، کیونکہ ساتویں نرسنگے کے بچنے کے ایام ہی میں خدا کا بھید پورا ہوتا ہے۔ مکاشفہ باب دس میں، وہ نرسنگا جو یوبیل کا نرسنگا بھی ہے اور تیسری آفت کا نرسنگا بھی، 22 اکتوبر 1844 کو بجنا شروع ہوا۔

اور وہ فرشتہ جسے میں نے سمندر اور زمین پر کھڑا دیکھا تھا، اس نے آسمان کی طرف اپنا ہاتھ اٹھایا، اور اس کی قسم کھائی جو ابد الابد تک زندہ ہے، جس نے آسمان اور جو کچھ اس میں ہے، اور زمین اور جو کچھ اس میں ہے، اور سمندر اور جو کچھ اس میں ہے پیدا کیا، کہ اب وقت نہ رہے گا۔ لیکن ساتویں فرشتے کی آواز کے دنوں میں، جب وہ آواز دینا شروع کرے گا، تو خدا کا بھید پورا ہو جائے گا، جیسا کہ اس نے اپنے خادموں، جو نبی ہیں، کو بتا دیا ہے۔ مکاشفہ 7-10:5۔

22 اکتوبر 1844 کو شروع ہونے والا آزمائشی تطہیر کا عمل، جو تیسرے فرشتے کی بڑھتی ہوئی روشنی تھا، دانی ایل باب آٹھ، آیت چودہ کی روشنی سے شروع ہوا، اور دانی ایل باب آٹھ، آیت تیرہ کی روشنی کے ساتھ ختم ہوا۔ یہ آیت چودہ کے جواب سے شروع ہوا، اور آیت تیرہ کے سوال پر ختم ہوا۔

وہ انیس برس اس بات کی علامت تھے کہ شمال اور جنوب کے درمیان خانہ جنگی کے دوران حرفی یہوداہ کے بادشاہ آحاز کو یسعیاہ کا انتباہی پیغام پہنچا۔ وہ انیس برس اس طرح ختم ہوئے کہ شمال کے بادشاہ نے اسرائیل کو اسیری میں لے لیا۔ ان انیس برسوں نے 1844 میں تیسرے فرشتے کی آمد سے لے کر 1863 کی بغاوت تک کے عرصے کی نمائندگی کی۔ تیسرے فرشتے کی بڑھتی ہوئی روشنی کی نمائندگی یسعیاہ کے پیغام نے کی۔

اس آگے بڑھتی ہوئی روشنی کو ٹھکرانے سے میلرائٹ تحریک کا خاتمہ ہو گیا، اور اسی آزمائشی مدت میں فلاڈیلفیائی میلرائٹ تحریک لاودکیہ کی کلیسیا میں منتقل ہو گئی۔ وہ انیس سال جو 742 قبل مسیح میں شروع ہوئے، اور وہ انیس سال جو 1844 میں شروع ہوئے، دونوں آخری دنوں میں امتحان اور تطہیر کے عمل کی نمائندگی کرتے ہیں، یعنی تیسرے فرشتے کی آگے بڑھتی ہوئی روشنی کے آخری امتحانی دور کی نمائندگی کرتے ہیں۔

اس آخری آزمائش کے عمل میں خدا کا بھید پورا ہو جائے گا۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار وہ ہیں جو انتظار کرتے ہیں، لوٹتے ہیں اور مہر لگائے جاتے ہیں۔

گواہی کو باندھ، اور شریعت پر میرے شاگردوں کے درمیان مہر لگا۔ اور میں خداوند کا انتظار کروں گا جو یعقوب کے گھرانے سے اپنا چہرہ چھپاتا ہے، اور میں اس کی تلاش کروں گا۔ دیکھو، میں اور وہ بچے جنہیں خداوند نے مجھے دیے ہیں، اسرائیل میں نشانوں اور عجائبات کے لیے ہیں، خداوند افواج کی طرف سے، جو کوہ صیون میں سکونت کرتا ہے۔ اشعیا ۸:۱۶-۱۸۔

آخری ایام میں تیسرے فرشتے کی بڑھتی ہوئی روشنی کے اختتامی آزمائشی دور کی ابتدا وہیں ہوئی جہاں ابتدائی آزمائشی دور کی ابتدا ہوئی تھی۔ یہ اُس وقت شروع ہوا جب یسوع نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور اعلان کیا کہ "اب مزید وقت نہ ہوگا"۔ یہ اعلان 22 اکتوبر 1844 کو ہوا، جب ساتواں نرسنگا سات کے مقدس چکر کے اختتام پر یوبیل کا اعلان کر رہا تھا۔ سات برسوں کا یہ چکر، جو سات بار دہرایا گیا، حقیقتاً انچاس برس، یا دو ہزار پانچ سو بیس دن تھا۔

1989 ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک میں "وقتِ آخر" کی علامت ہے، اور 1989 اُن ایک سو چھبیس سال کے اختتام کی علامت بھی ہے جو 1863 کی بغاوت سے شروع ہوئے تھے۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک "وقتِ آخر" پر، "سات زمانے" کی علامت کے ساتھ شروع ہوئی، کیونکہ ایک سو چھبیس ایک ہزار دو سو ساٹھ کا دسواں حصہ ہے، جو خود دو ہزار پانچ سو بیس کا نصف ہے۔

یسوع ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اسی چیز کی ابتدا کے ساتھ ظاہر کرتا ہے، اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک کی ابتدا 'سات وقت' کی علامت سے نشان زد ہوئی تھی، بالکل اسی طرح جیسے تحریک کے اختتام پر بھی ہے۔ ساتویں فرشتے کے نرسنگا پھونکنے کے دن، جب خدا کا بھید پورا ہو جائے گا، مکاشفہ باب گیارہ کے 'ساڑھے تین دن' کے اختتام پر شروع ہوئے۔ ساتواں نرسنگا، جو تیسری آفت بھی ہے، نے 7 اکتوبر 2023 کو اپنی دوسری صدا بلند کی، اور اب خدا کا بھید پورا ہو رہا ہے، جیسا کہ 'اس نے اپنے خادموں نبیوں کو بتایا تھا'۔ اسی تحریک کا اختتام بھی 'سات وقت' کی علامت سے نشان زد ہے، جیسے اسی تحریک کی ابتدا تھی۔

1798 میں وقتِ انجام پر خدا کے غضب کے "سات زمانے"، جو شمالی مملکت کے خلاف تھے، ختم ہو گئے، اور ملیرائٹس کی تحریک کے اختتام پر "سات زمانے" سے متعلق سچائیوں کے رد نے 1863 کی بغاوت کو نشان زد کیا۔ یسوع ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اس کے آغاز سے واضح کرتا ہے، اور پہلے فرشتے کی تحریک (ملیرائٹس) تیسرے فرشتے کی تحریک (ایک لاکھ چوالیس ہزار) کی تصویر کشی کرتی ہے۔ دونوں تحریکیں "سات زمانے" سے شروع ہوتی ہیں اور اسی پر ختم ہوتی ہیں۔ آپ یہ باتیں گھڑ نہیں سکتے۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

جو لوگ ذمہ دار عہدوں پر ہیں، انہیں دنیا کے نفس پرستانہ اور اسراف آمیز اصولوں کو اختیار نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ وہ اس کے متحمل نہیں ہو سکتے؛ اور اگر ہو بھی سکتے، تو مسیح کی مانند اصول اس کی اجازت نہ دیں گے۔ متنوع تعلیم دی جانی چاہیے۔ 'وہ کس کو علم سکھائے؟ اور کس کو تعلیم کی سمجھ دے؟ کیا انہیں جو دودھ سے چھڑائے گئے ہیں اور چھاتیوں سے جدا کیے گئے ہیں؟ کیونکہ حکم پر حکم، حکم پر حکم؛ سطر پر سطر، سطر پر سطر؛ یہاں کچھ، وہاں کچھ۔' پس خداوند کا کلام صبر سے بچوں کے سامنے لایا جائے اور ان کے سامنے قائم رکھا جائے، ان والدین کی جانب سے جو خدا کے کلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ 'کیونکہ وہ ہکلاتے ہوئے ہونٹوں اور ایک اور زبان سے اس قوم سے کلام کرے گا۔ جن سے اس نے کہا، یہی وہ آرام ہے جس سے تم تھکے ہوئے کو آرام دے سکتے ہو؛ اور یہی تازگی ہے؛ تو بھی انہوں نے سننا نہ چاہا۔ لیکن خداوند کا کلام ان کے لیے حکم پر حکم، حکم پر حکم؛ سطر پر سطر، سطر پر سطر؛ یہاں کچھ، وہاں کچھ تھا، تاکہ وہ جائیں اور پشت کے بل گریں، اور ٹوٹیں، اور پھنسیں، اور پکڑے جائیں۔' کیوں؟—اس لیے کہ انہوں نے خداوند کے اس کلام پر دھیان نہ دیا جو ان تک پہنچا تھا۔

اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں ہدایت نہیں ملی، مگر انہوں نے اپنی ہی حکمت کو عزیز رکھا اور اپنے ہی خیالات کے مطابق خود کام کرنے کا انتخاب کیا۔ خداوند ایسے لوگوں کو یہ آزمائش دیتا ہے کہ وہ یا تو اس کی نصیحت کی پیروی کرنے کا موقف اختیار کریں، یا انکار کریں اور اپنی ہی رائے کے مطابق کریں، اور پھر خداوند انہیں ان کے یقینی انجام کے حوالے کر دے گا۔ ہماری تمام راہوں میں، خدا کی خدمت کے ہر پہلو میں، وہ ہم سے کہتا ہے: 'اپنا دل مجھ دے۔' خدا کو فرمانبردار، سیکھنے والی روح درکار ہے۔ دعا کو جو کمال حاصل ہوتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک محبت کرنے والے، مطیع دل سے نکلتی ہے۔

خدا اپنے لوگوں سے کچھ چیزوں کا تقاضا کرتا ہے؛ اگر وہ کہیں، میں اس کام کے لیے اپنا دل وقف نہیں کروں گا، تو خداوند انہیں آسمانی حکمت کے بغیر ان کے مزعوم دانشمندانہ فیصلے پر آگے بڑھنے دیتا ہے، یہاں تک کہ یہ آیت [اشعیا 28:13] پوری ہو جائے۔ تمہیں یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں ایک خاص حد تک، جو میرے فیصلے کے موافق ہو، خداوند کی رہنمائی کی پیروی کروں گا، اور پھر اپنی ہی آرا کو مضبوطی سے تھامے رکھوں گا، اور خداوند کی شبیہ کے مطابق ڈھلنے سے انکار کروں گا۔ یہ سوال کیا جائے: کیا یہ خداوند کی مرضی ہے؟ نہ کہ: کیا یہ فلاں کی رائے یا فیصلہ ہے؟ واعظین کے لیے گواہیاں، 419.